رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۴ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے ۶ اکتوبر ۱۹۱۶ء | نمبر ۴۰

گلدستۂ خبر

گذشتہ پانچ برس کے اندر ۱۴ امریکن اور برٹش مشنری سوسائٹیوں کے ذریعہ سے بحساب اوسط ۷۰۰۰ آدمی ماہوار مسیحی ہوئے

مسوپوٹیمیا آرمینیا اور دیگر ممالک میں جہاں جنگ کے سبب مصیبت واقعہ ہوئی ہے امریکن پرسبٹیرین بپٹسٹ اور میتھوڈسٹ کلیسیاؤں نے ۱۵۰۰۰ ڈالر یعنی ۴۵۰۰۰ روپیہ جیسوئیٹوں اور اُن کے نومریدوں کی امداد میں خرچ کئے تاکہ وہ بھوکوں مر نہ جائیں۔

شمالی امریکہ کی وائی ایم سی اے نے یورپ اور ایشیا کے سپاہیوں کے کام کے لئے متفرق مہموں میں ایک لاکھ پونڈ عطا کئے گئے ہیں۔

ہندوستان اور سیلون میں ویسلین مشن کے متعلق ۶۰۴۹۷ ممبر ہیں ۱۹۱۴ء سے اس تعداد میں ۶۴۳۵ ممبران کا اضافہ ہوا ہے۔ اس مشن کے متعلق خادمان دین کی تعداد ۲۵۴ ہے اضافہ ۵۰ کا ہوا ایونجلسٹوں اور ٹیچروں کی تعداد ۱۲۲۱ ہے ۳۷۲۰ کا ۹ اضافہ ہوا ہے۔ اس مدرسوں کی ... و تعداد ۲۹۳۳ ہے ۷۲۰۴ کا اضافہ ہوا ہے۔

امریکن بپٹسٹ تیلوگو مشن کے متعلق مشنریوں کی تعداد جس میں ان کی بیبیاں بھی شامل ہیں ۱۰۹ اور ہندوستانی کارندوں کی تعداد ۱۸۶۹ ہے۔ اس کلیسیا کے ممبران کی تعداد ۷۰۲۳۲ ہے اور گذشتہ سال بذریعہ بپتسمہ اس میں ۳۲۵۵ کا اضافہ ہوا ہے۔

انڈین نیشنل مشنری سوسائٹی کو آجکل مالی مشکلات کا سامنا ہو رہا ہے۔ ہندوستانی مسیحیوں سے درخواست ہے کہ زر اور دعا سے اُس کی مدد دیں

اس سال کے جنوری سے مئی کے آخر تک اس سوسائٹی کو صرف ۴۱۴۴ روپیہ حاصل ہوئے جبکہ خرچ ۶۸۰۰ روپیہ تھا۔

اس سال کام کو با اطمینان چلانے کے لئے اس سوسائٹی کو ۲۲۰۰۰ روپیہ کی ضرورت ہے۔

کلکتہ کے ہیلتھ افیسر نے رپورٹ دی ہے کہ شہر میں مستورات کی تعداد اموات فی ہزار ۳۸٫۵ ہے اور مردوں میں ۲۳٫۶۵ ہے زنان خانوں میں ہوا اور روشنی کی قلت کی وجہ سے یہ زیادتی ہے۔

تنجور میں زیر نگرانی انڈین ڈسٹرکٹ مشن مستورات اور بچوں کے معالجہ کے لئے ایک نئی ڈسپنسری قایم ہوئی ہے۔

گورنمنٹ ہند کی طرف سے شورہ کی برآمد ہند سے ممنوع ہے۔

آسٹریا ہنگری کی آبادی ۵۱۰۰۰۰۰۰ کی ہے ❖

تاربرقیات

لنڈن ۲ اکتوبر - رومانیوں کے موجودہ محاذ سے رومانی اور روسی ہردو فوجیں بآسانی برخودینا سے کانسٹنیس کو عبور کر رہے ہیں اور دریائے بالائی ماروس کے دہنے کنارے پر بلا روک ٹوک پہنچ رہے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ پیٹروگراڈ کے مراسلہ میں میسرہ منتہیہ پر کسی لڑائی کا ذکر نہیں ہے۔ مگر ایک اور اخبار لکھتا ہے۔ کہ خاص خاص مقامات کا ایک سلسلہ قبضہ میں کر لیا گیا ہے جسکا آخری پالی بابا اور اُس سڑک پر ہے جو کیپولنگ سے مارماروس زگیٹ تک جاتی ہے۔ رومانی فتوحات کا نہایت اہم پہلو یہ ہے کہ بہت ممکن ہے۔ کہ وہ کانسٹنیس گنڈ گاہ کو گھیر لینگے۔ جس کے لئے روس ۱۸ مہینوں سے سخت جنگ کر رہا ہے۔

لنڈن ۳ اکتوبر بخارسٹ - سرکاری طور پر اعلان کر دیا گیا ہے کہ ہم (رومانی افواج) جنوبی محاذ پر ریسچک اور ترتوکائے کے درمیان دریائے ڈنیوب سے عبور کر گئے ہیں۔ شمالی محاذ پر ہم نے بڑھ چلے ہیں اور ہارگزل پہاڑ میں ۵۱۱ آدمی قید کر لئے ہیں۔ ہم نے ڈابروجا میں تمام محاذ پر حملہ کیا۔ اور ہم نے دشمن کے قلب اور میمنہ کو پسپا کر دیا۔

لنڈن ۲ اکتوبر - لنڈن پر اتوار کی رات کو جو جرمن کے ہوائی جہازوں نے یورش کی تھی اس کی بابت سرکاری اعلان حسب ذیل ہے۔ گزشتہ رات دشمن کے دس ہوائی جہازوں نے مشرقی ساحل پر یورش کی۔ ایک جہاز شمالی لنڈن تک پہنچا۔ مگر توپوں کی آتشبازی سے وہ ہٹا دیا گیا تھا۔ ایک جہاز نے واپس چلے جانے کی کوشش کی۔ اس پر توپوں اور ہوائی جہازوں سے پھر حملہ کیا گیا تھا۔ اور پاٹرس بار کے گرد و نواح میں جلتا ہوا نیچے اُتار لیا گیا۔ مگر اس نے کسی قسم کا جان یا مال کا نقصان نہیں کیا۔ یہ ہوائی جہاز جدید ترین ساخت کا تھا۔ ایک اور ہوائی جہاز نے لنڈن پر شمال مشرق کی جانب سے حملہ کیا مگر بھگا دیا گیا۔ باقی ماندہ مشرقی اضلاع اور لنکن شائر پر آوارہ پھرتے رہے۔ بم کے بہت سے گولے پھینکے تو گئے مگر وہ سب میدان میں گرے۔

لنڈن ۲ اکتوبر ریسچک اور ترتوکائے کے درمیان دریائے ڈنیوب سے عبور کر جانیکا جو رومانیوں نے اعلان کیا ہے۔ اس سے عجیب نئی صدمہ کا اظہار ہو گیا ہے۔ جس سے دوبرجا میں مکنسن کا عقب خطرہ میں ہے۔ ٹھیک مقام جہاں کہ رومانی عبور کر گئے ہیں۔ معلوم نہیں ہے۔ مگر ہر صورت سے یہ فوجی کارنمایاں تسلی بخش اور مسرت آمیز ہے۔

لنڈن ۳ اکتوبر - ایمسٹرڈم - گذشتہ رات جرمن ہوائی جہازوں نے جو لنڈن پر یورش کی تھی۔ اُس کی جرمن رپورٹ خصوصیت کیساتھ لغویات سے بھری ہوئی ہے۔ اس میں درج ہے کہ ہوائی جہازوں نے لنڈن پر کامیابی کیساتھ بم باری کی جبکہ وہ دارالخلافہ تک پہنچے ہی نہیں۔ اس میں یہ بھی لکھا ہے کہ جو جہاز ہلاک ہوا وہ لنڈن پر گرا جبکہ وہ لنڈن سے ۱۵ میل کے فاصلہ پر گرا۔

لنڈن ۲ اکتوبر - جرمن کے ہوائی جہازوں نے جو لنڈن پر یورش کی تھی۔ اس پر سرکاری اعلان سے معلوم ہوا ہے۔ کہ صرف ایک مرد ہلاک ہوا اور ایک عورت زخمی ہوئی۔ اگرچہ اُن کی یورش وسیع رقبہ پر تھی اور اُنہوں نے بم بھی بہت سے پھینکے۔ مگر نقصان بہت خفیف ہوا۔ چار گھروں کا سخت نقصان ہوا۔ بعض شیشے کے مکانات منہدم ہو گئے۔ اور کھڑکیوں کی ایک خاصی تعداد شکستہ ہو گئی۔

لنڈن ۲ اکتوبر - روسی مراسلہ راوی ہے کہ علاقہ ہیلکز اور اُس کے جنوب میں سخت جنگ ہو رہی ہے۔ ہم نے یہاں ۱۶۰۰ آدمی پکڑ لئے ہیں اور بہت سے ذخائر سامان جنگ کے لے لئے۔

لنڈن ۲ اکتوبر - ایک برطانوی مراسلہ مظہر ہے کہ کورسیلیٹ کے شمال میں سخت جنگ ہوئی۔ دشمن کے ایک بالمقابل حملہ نے ہم کو کچھ خندقوں کا ایک حصہ چھوڑ دینے پر مجبور کر دیا۔ ایوکورٹ لابے کے مشرق میں دشمن نے ہمارے مورچے پر حملہ کیا۔ مگر ہم نے اس کو شکست کر دیا۔ جیان خندقوں کی سمت میں کورسیلیٹ کے ۱۲۰۰ گز کے فاصلہ پر ہم نے اپنی لائین قائم کر لی ہے۔ نیو ویل سینٹ واسٹ کے شمال میں اور لاوڈی کے مشرق میں ہم نے دشمن کی خندقوں پر کامیاب یورش کی ہے۔

الہ آباد ۳ اکتوبر پاؤنیر کا بیان ہے کہ ایک میڈیکل افسر جو کوٹ میں اسیر ہو گیا تھا اور اس وقت سے رہا کر دیا گیا تھا رپورٹ دیتا ہے کہ اگست کے ابتدا میں اُس نے بغداد میں تین اور آئی۔ ایم۔ ایس افسر دیکھے۔ وہ چند اسیران جنگ کی جو بیمار تھے خبرگیری کر رہے تھے۔ ترک اپنے اسیروں کے ساتھ اچھا سلوک کرتے تھے۔ اور ترکی افسر بڑے دوست تھے۔ اور اسیر افسروں کی بارکوں میں اکثر آیا کرتے۔ اور شام کے وقت خوش گپیاں اڑایا کرتے تھے۔

۴ اکتوبر لودیانہ میں خاصی بارش ہو گئی۔

ایڈیٹوریل نوٹس

ویدہندوؤں کے لئے زندہ مرکز کا کام نہیں دے سکتے

۲۷ ستمبر کے "ہندوستان" میں مہاشہ اجودھیا پرشاد جی بی۔اے وکیل چیف کورٹ پنجاب ساکن ہوشیار پور کے قلم سے ایک مضمون "ہندوستان کا آئینہ مذہب" سے معنون نکلا ہے جس میں مہاشہ جی نے دکھایا ہے کہ "ویدوں کا نام ہمارے لئے ایک زندہ مرکز کا کام نہیں دے سکتا اور بالخصوص اس زمانہ میں جبکہ پیٹ کے واسطے اس قدر جدوجہد کی زندگی کی ضرورت ہے۔ یہ قریب قریب ناممکن ہے"۔ ہمارے مہاشہ کا یہ مضمون کئی پہلو سے اپنے اندر بڑی حقیقت اور اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ اول تو مہاشہ جی گریجوایٹ اور وکیل ہیں اُن کی تنقید اور ژرف نگاہی مسلم ہے۔ وہ کوئی ایسے ویسے ناخواندہ نہیں ہیں۔ دوسرے اپنے اس نئی روشنی اور ویدوں کا محض قیاسی اور خیالی باتوں سے مقابلہ نہیں کیا بلکہ اپنی وسیع واقفیت اور تمام موجودہ حالت دنیا کو اور ہندو قوم کی ضرورتوں کو اور ویدوں کے کتاب لاتخیل ہونے کو سامنے رکھ کر مذکورہ بالا نتیجہ نکالا ہے اور جہاں تک ہم بھی غور اور فکر سے کام لیتے ہیں اسی نتیجہ پر آجاتے ہیں۔ اور روزمرہ کا تجربہ بھی اس امر کی پختہ دلیل ہے۔ آپ کا فرمودہ ہے کہ "ہندو کون ہے؟ یہ کہنا آج مشکل دکھائی دیتا ہے۔ زمانہ حال میں لفظ ہندو کی تعریف کسی مذہبی اصول یا سماجک بندھنوں کی بنا پر ہو سکتی ہوگی۔ مگر اُن مذہبی اصولوں یا سماجک بندھنوں کا آج ہندو قوم کے بچوں پر کوئی اثر نہیں (۱) زمانہ کے حالات بدل گئے ہیں (۲) پرانے سماجک بندھن ٹوٹ چکے ہیں۔ (۳) اور یہ سب ترقی کے راستے میں سدراہ سمجھے جاتے ہیں۔ (۴) اور اُن کو توڑنے کی کوشش کیجاتی ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ ہندو قوم کا کوئی مرکز نہیں رہا۔ میرے پاس یہ تجربہ کی بات ہے۔ یہ چاروں دلائل جو واقعات کی بنا پر مختصراً قایم کیگئی ہیں ہاتھ کنگن کو آرسی کیا کی مصداق ہیں۔ اور فیصلہ صحیح ہے۔ پانچویں دلیل ویدوں کی موجودہ حالت سے دیگئی ہے۔ جو بہت درست ہے۔ سوامی دیانند جی کی کوشش کی طرف اشارہ کیا ہے۔ جو انہوں نے اس دنیا میں ہندو قوم کو ہم مرکز کرنے میں کی کہ "ہم سب (یعنی ہندو قوم) وید کے نام پر اکٹھے ہو جاویں"۔ مگر یہ تجویز اور کوشش بھی بے سود ٹھہری۔ کیونکہ وید بڑی ضخیم کتابیں ہیں۔ اُن تک سب کی رسائی نہیں (۲) ویدوں کا جاننا خالہ جی کا گھر نہیں۔ (۳) ایک زندگی نہیں بلکہ کئی زندگیاں اُن تک رسائی ہونے کے لئے درکار ہیں۔ (۴) اور اُن کی زبان پراچین ہے (۵) اور کون کہہ سکتا ہے کہ کتنی ودیاریا (اگر یہما ہے) ویدوں کے زمانہ (اگر ایسا کوئی زمانہ فرض بھی کیا جاوے) سے آج تک نہیں اور معدوم ہوئیں۔ (۶) اُن کا اصلی ترجمہ سمجھنا محال۔ دیکھو تو سہی کتنے عرصہ سے آریہ سماج اور سناتن دھرم سبھا میں اس معاملہ کے متعلق کشمکش ہو رہی ہے۔ مگر نتیجہ ابھی اتنا ہی دور ہے جتنا اس سے پہلے روز تھا جس دن یہ کشمکش شروع ہوئی تھی۔ قصہ مختصر میرا خیال یہ ہے کہ ویدوں کا کام ہمیشہ کے لئے ایک زندہ مرکز کا کام نہیں دے سکتا"۔ بھلا اس روشن استدلال کے سامنے کون چون چرا کر سکتا ہے۔ ایڈیٹر صاحب نے بھی اس مضمون پر صرف یہ فقرہ درج کرکے چھوڑ دیا کہ "یہ ضروری نہیں کہ نامہ نگاروں کی رائے سے ایڈیٹر بھی متفق ہو۔ مضمون درج تو کر دیا تردید کی طاقت نہ ہی۔ مگر ساتھ ہی قائل تو ضرور . . . . . ہو رہے ہونگے صرف یہ فقرہ لکھ کر ٹال دیا۔ اور بس۔ ہم بھی اس پر صاد کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ "ویدوں کا نام ہمارے لئے ایک زندہ مرکز کا کام نہیں دے سکتا"۔ یا عبارت آخری تحصیل بالحاصل فضول ہے اور بائبل کے مقابلہ میں ویدوں کو ترجیح دینا بلا مرجح ہے۔ ہم اپنے عمیق نظر اور حقیقت شناس مہاشے کو مسیحیت کی دعوت دیتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ بائبل وہ کتاب ہے جس تک سب کی رسائی ہو سکتی ہے اور ہو رہی ہے۔ نجات کی بابت جو تعلیم انجیل مقدس میں دی گئی ہے۔ وہ عام فہم اور تجربہ کے مطابق اور انسانی ضرورت کو بہم پہنچانے والی ہے۔ اُس کی تفہیم میں زندگیوں کی ضرورت نہیں۔ صرف سچے دل سے ایمان کی ضرورت ہے۔ سب کچھ مہیا ہو جاتا ہے یہ وہ کتاب ہے جس سے قدیم زمانہ میں اور اس زمانہ میں جس کو ہندو لوگ کلجگ کا زمانہ کہتے ہیں۔ اسی گھڑی میں موکش ہوتی ہے۔ اس کے لئے گریہ ہائے کی ضرورت نہیں ہے۔ مگر صرف یہ کہ "خداوند **یسوع** پر ایمان لا تو تو اور تیرا گھرانا نجات پائیگا"۔ (اعمال ۱۶: ۳۱)

پیغام رسانی کا طریق

چوتھا مطالعہ

یہ پیغام ہر شخص کی ضرورت کے حسب حال ہے۔ ہر سبق میں اُس خاص خصلت اور حاجت کے نمونہ کی توضیح ہے جو یسوع عمل میں لایا کرتا تھا۔ مریم اور مارتھا۔ فکرمند شاگرد۔ دولتمند جوان حاکم۔ عیب جو فریسی۔ نابینا شخص۔

زنی۔ مغالطہ دینے والے صدوقی۔ یہ سب باہم کیسی متفرق طبیعت کے آدمی تھے؟ مگر پھر بھی مسیح نے ان میں سے ہر ایک کے ساتھ کیسی دانائی اور فراست کے ساتھ برتاؤ کیا۔ لوگوں کے ساتھ برتاؤ کرنے میں ہمیں بھی آج کیسی فراست سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ اور اس فراست اور تدبیر کی میں ترقی کرنے کے واسطے ہمیں مسیح کے اُس طریق سے کیسا مانوس ہونا چاہئے۔ جو وہ لوگوں کی حاجات رفع کرنے میں اختیار کرتا تھا۔

مبحث کے سوالات۔ آدمیوں کی خاص ضرورتیں کیا ہیں؟ کیا یہ حقیقت کہ آدمی اپنی حاجتوں سے واقف نہیں ہیں۔ اس امر کو ثابت نہیں کرتی کہ اُن میں وہ ضروریات ہی موجود نہیں ہیں؟ جب ہم کہتے ہیں کہ ہم روحوں کے طبیب ہیں تو اُس سے کیا مراد ہوتی ہے؟

پانچواں مطالعہ۔ یہ انفرادی اور جماعتی ہر دو قسم کا پیغام ہے۔ بادشاہت کا تصور متی کی انجیل کے خاص خاص اور بڑے بڑے تصورات میں سے ایک ہے۔ اُس بادشاہت کے بارے میں مطالعہ کرتے ہوئے یہ لازمی امر ہے کہ ہم ان تعلقات پر صفائی سے نظر کریں جو کل اپنے تمام اجزاء کے ساتھ رکھتا ہے۔ اگر ہم کل پر اپنی توجہ لگائیں اور اجزا سے اغماض کریں تو یہ سوشیالیزم (علم المجالس) کی صورت منتج ہے۔ اور اگر ہم کل سے تغافل کریں اور جزو سے دلچسپی لیں تو یہ انڈیویڈولیزم (علم الانفراد) کی انتہائی صورت ہے۔ ہمیں ان ہر دو انتہاؤں سے بچتے رہنا چاہئے۔

مبحث کے سوالات۔ خدا کی بادشاہت کیا ہے؟ کیا خدا کی بادشاہت اس وقت ہے۔ یا آنے والی ہے؟ لوگ اس بادشاہت کے ممبر کس طرح بن سکتے ہیں؟

چھٹا مطالعہ۔ پولوس رسول اس کام کا خاکہ کھینچتا ہے جو مسیح کے ایلچی ہونے کی حیثیت سے اس کے حصّہ میں پڑا ہے۔ اور اس نتیجہ پر زور دیتا ہے کہ اپنے مالک (خداوند مسیح) میں قائم رہو اور ویسی ہی زندگی بسر کرو جیسی اُس نے کی ہے۔ وہ اپنے سامعین پر دوسروں کی امداد کرنے کی ضرورت کا نقش جماتا ہے۔ اور خدا کے لابیان عطیہ یعنی یسوع مسیح کی خدمت انسان کا اعلےٰ مقصد بتاتا ہے۔ عبرانیوں کے خط کا مصنف بڑی صفائی کیساتھ اس قربانی کا ذکر کرتا ہے جو اس مالک نے کی ہے۔ اور بتاتا ہے کہ وہ کس طرح سے سردار کاہن بنگیا۔ اور خدا تک جانے کی راہ کس طرح انسانوں کے لئے کھول دی۔ کرنے کا سہرا کے متعلق میں وہ کام کس قدر اہم ہے۔ جو مسیح نے ہمارے واسطے کیا ہے۔ اور اس امر کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ نتیجةً ہمارا طرز عمل کیسا ہونا چاہئے۔ پہلے مطالعہ کی مثل اس مطالعہ میں عمل کرنے کی اہمیت بیان کیگئی ہے۔

ہندوستانی مسیحی اُستادوں کی کانفرنس

یہ تیسری کانفرنس ٢٣ نومبر سے ٢٧ نومبر تک بٹالہ میں فراہم ہوگی۔ گذشتہ دو کانفرنسوں میں حاضرین کی تعداد خاصی تھی اور توقع کی جاتی ہے کہ امسال بھی ویسی ہی بلکہ اُس سے بھی بڑھکر تعداد حاضرین کی ہوگی۔ اس سال اس کی ترتیب میں تھوڑے تبدیلی کردی گئی ہے۔ یعنی گذشتہ دو کانفرنسوں میں جو جلسے ہوتے رہے وہ سب مذہبی خاصہ رکھتے تھے۔ مگر اس سال کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ دنیاوی مضامین پر بھی درس دیئے جائیں۔ جو اُستادوں کے لئے مفید ہونگے۔ مثلاً جغرافیہ۔ ریاضی۔ اور کنڈرگارٹن طریقوں پر لکچر ہونگے۔ تاکہ ان مضامین کو بھی جلسوں میں شامل کیا جائے اور ساتھ ہی عبادتی جلسوں کے لئے بھی کافی وقت دیا جائے۔ اسلئے یہ ضرور سمجھا گیا ہے کہ کانفرنس کی معیاد انعقاد میں ایک دن اور بڑھا دیا جاوے۔ باوجود اس کے اُمید کیجاتی ہے کہ جلسہ کے پرنسپل صاحبان حتی الوسع کوشش کرینگے وہ اپنے اُستادوں کو پورا وقت دینگے۔ کیونکہ جو لوگ اپنے وقت کے صرف ایک حصّہ میں حاضر ہوتے ہیں وہ وقت کا بہت سا حصّہ ضایع کر دیتے ہیں۔ پہلا اجلاس جمعرات کے روز ٨ بجے صبح کو فراہم ہوگا۔ اور سب سے آخری میٹنگ پیر کی صبح کو بہت ہی مختصر ہوگی۔ تاکہ لوگ اُس روز کی سب سے پہلی گاڑی میں روانہ ہو جا سکیں

اگرچہ ایام کانفرنس میں ایک دن کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ تو بھی کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ آنے والوں سے زیادہ نہ لیا جائے۔ یعنی ہر شخص سے کل ایام یا جزو معیاد کے لئے صرف دو روپیہ لئے جائیں۔ اس سے کانفرنس کے کل اخراجات تو پورے نہیں ہو سکتے۔ لہذا سکرٹری صاحب کسی چندہ کی رقم کو بخوشی قبول کرینگے۔ جو صاحبان آنا چاہتے ہیں وہ اپنے اپنے نام یکم نومبر سے پیشتر سکرٹری صاحب کے پاس بھیج دیں۔ مزید حالات کمیٹی کے کسی بھی ممبر سے دریافت ہو سکتے ہیں جو صاحبان اس نوٹس کو دیکھیں کمیٹی اُن سے بڑی سنجیدگی کے ساتھ دعا کی درخواست کرتی ہے ہم سب اسباب کا احساس رکھتے ہیں کہ اس قسم کی کانفرنس نہ صرف انہیں کے لئے مفید ہوگی بلکہ وہاں جو تشریف لاتے ہیں اُن کے ذریعہ پنجاب کے تمام مسیحی مدرسوں کو بھی مفید ہوگی۔ اور یہ برکت ہم خدا سے اُس وقت حاصل کرسکتے ہیں جب

ایمان کے ساتھ اُس کے پاس آئیں۔ خدا پر توکل۔ زور آور ہوا دلیرا دل دیجئے۔ ہاں خداوند پر توکل کر۔ سکرٹری مسز اوہ ایلوین۔ کمیٹی کے ممبران کے اسماء گرامی یہ ہیں۔ مس کیمبل۔ گرین۔ ذی بابا داس۔ پانچ بابا داس۔ راجسن۔ صادق۔ روشن خاں سیلم۔ ٹاڈ۔ وُوڈو ساڈ صاحبات۔ مسز سنگھا۔ مسز ایلوین (سکرٹری اور خزانچی)

خشکی کا ڈریڈناٹ

حال ہی میں فرانس کے میدان میں برٹش فوجیں ایک ایسی مسلح موٹر کار استعمال کر رہی ہیں۔ جو تالاب کی صورت میں ہے۔ اور چاروں طرف سے گولوں اور گولیوں کی بوچھاڑ اس کثرت اور زور سے کرتی ہے کہ اس کی بدولت دشمن کے بہت سے آدمی ہلاک ہو جاتے ہیں۔ بلکہ خندقوں اور بڑے بھاری مورچے بھی تہس نہس ہو جاتے ہیں۔ کلدار توپیں اور جرمن کی بھاری سے بھاری توپیں طرفۃ العین میں خاموش کرا دیجاتی ہیں۔ اس کے بعد پیادہ فوج کا حملہ ہوتا ہے۔ جو آن کی آن میں جائے محاربہ علیہ پر قبضہ کر لیتی ہے۔ یہ خشکی کا ڈریڈناٹ بالکل قابل مفتوح مشین اور غایت درجہ کی برباد کن کل ہے۔ دشمن اس کے سامنے تھرتھراتا اور کانپتا ہے۔ جرمن نے برٹش پر اس کے خلاف اظہار ناراضگی کیا ہے۔ اور اس کے استعمال کو خلاف قانون محاربہ کہا ہے۔ مگر اس کو یہ خیال نہیں آتا کہ خود اُس نے ہی اور سب سے پہلے کس قدر قوانین محاربہ کی خلاف ورزی کی ہے اور اخلاق اور انسانیت کو بالکل تلانجلی ہی دیدی ہے۔ اس کا یہ واویلا بالکل نامناسب اور بیہودہ ہے۔

عدم گنجائش کیوجہ سے کئی ایک مراسلات درج نہیں ہو سکے۔

صلح کے بارے میں گفتگو اور سر لائیڈ جارج کا جواب

انگریزی اخبارات میں یہ خبر گشت کر رہی ہے کہ امریکہ کے پریذیڈنٹ ولسن اس جنگ میں متخاصمین کی صلح کرا دینے اور جنگ موقوف کر دینے کی تجویز کر رہے ہیں اور اس مطلب کے لئے وہ تمام یورپی غیر جانبدار ریاستوں اور سلطنتوں کو بھی اپنے ساتھ گانٹھینگے چنانچہ انگریزی اخبار فورٹ نائٹلی میں مسٹر جے۔ ڈی۔ پیل نے اس امر پر بحث کرتے ہوئے امریکہ کے ایک جنٹلمین کی عبارت کا اقتباس کیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ "یہ کچھ تعجب انگیز امر نہ ہوگا۔ اگر ستمبر یا آغاز خزاں میں بعض واشنگٹن امور میں ایک حکمانہ صورت میں اس ایڈمنسٹریشن سے کام لی جائیگی ہے۔ تاکہ جنگ کو بند کر دے اور التوائے جنگ اور صلح ہو جائے۔ یہ بھی توقع کیجاتی ہے۔ کہ ان امور کے ساتھ ساتھ پریذیڈنٹ کچھ نہ کچھ ضرور کریگا اور اس کے پس پشت کچھ کچھ اصلیت اور مطالبہ ضرور ہوگا"۔ مگر سر لائڈ جارج نے اس کا ممکن جواب یہ دیا ہے۔ اور خوب دیا ہے کہ اتحادیوں میں سے ایک بھی اس وقت اس مداخلت کی برداشت نہ کریگا۔ خواہ وہ مداخلت صرف یونائیٹڈ سٹیٹس کی ہو خواہ واٹیکن۔ ہالینڈ۔ ڈنمارک۔ سویڈن۔ ناروے۔ سپانیہ۔ سوئٹزرلینڈ اور جنوبی امریکہ کے ساتھ ملکر ہو۔ اتحادی تو جرمنی کی دیوانہ ہوا و ہوس سے جنگ میں مجبوراً دھکیلے گئے ہیں۔ انہوں نے یورپ کی آزادگیوں اور تہذیب کی حفاظت میں اپنی عمدہ ترین فوجیں اور لا انتہا خزانے انڈیل دیئے ہیں جنگ کو بند کرنے کی ہر ایک کوشش کی وہ اپنی بہر مقدور مخالفت کرینگے تا وقتیکہ جرمن کی فوجی طاقت قطعی طور پر شکست کر دیجائے۔ اور ڈیڑھ لاکھ دنیا بھی کے کسی ممکن تکرار سے دنیا محفوظ ہو جائے ممکن نہیں کہ اتحادی کسی شرط کو قبول کریں۔ اس وقت وسطی طاقتیں اتفاق کریں وہ سب اس مصمم ارادہ میں یک دل ہیں کہ وہ وحشی جو نصف صدی سے یورپ کے سر پر منڈلا رہی ہے اور جس کا اختتام دنیا کی تاریخ میں اس نہایت عظیم حادثہ سے ہوا ہے پھر کبھی تصدیعہ رساں نہ ہو۔ وغیرہ وغیرہ۔

اپنے مضامین نگاروں سے التماس

ہمیں اپنے مضامین نگاروں کا سب سے پہلے اس بات کا شکریہ تہ دل سے ادا کرنا چاہیئے۔ کہ وہ ہمیشہ اپنے قیمتی مضامین سے بذریعہ اخبار نور افشاں آنجناب اور کی خدمت کرتے رہتے ہیں۔ اور ایڈیٹر کے کام میں اُس کا ہاتھ بٹاتے رہتے ہیں۔ مگر ساتھ ہی اس امر کا بھی گلہ ہے۔ کہ ہمارے بعض نامہ نگار سوچ سمجھ کر اور تحقیقات کے مضمون نہیں لکھتے۔ اندھا دھند جوش میں آکر لکھ مارتے ہیں۔ اور اگر وہ سارے مضامین درج اخبار کر دیئے جاتے تو خدا نہ کرے نورافشاں کی تو کی بہت جلد تمام ہو جاتی۔ نیز ایسے مضامین بھی موصول ہوئے ہیں کہ جو درج کئے جاتے تو جائے تمسخر اور موجب استہزا ہوتے۔ مزید براں بے سوچے سمجھے ایسی خبریں اخبار میں درج کرنے کے لئے بھیجدیتے ہیں جن کی تردید بعد میں یا تو اُن کو خود کرنا پڑتی ہے یا کسی اور بھائی کو یہ زحمت اُٹھانا پڑتی ہے جس کا نتیجہ یہی ہوتا ہے کہ نہ صرف ہمارے قارئین کا اعتبار اُٹھ جاتا اور وہ کسی چیز کی جو مضمون کی صورت میں ہوتے ہیں۔ معتبری اور صحت میں شک کرنے لگ جاتے ہیں۔ بلکہ ایڈیٹر کو بھی بسا اوقات خفت اُٹھانا

پڑتی ہے۔ اور ہر ایسے مضمون کے درج کرنے میں پس و پیش کرنا پڑتا۔ یا اُس کو درج اخبار کرنے سے رک جانا پڑتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہمارے مضامین نگار اُس سے ناراض ہو جاتے ہیں ساتھ ہی یہ عرض کر دینا بھی ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ ایسے طول طویل مضامین موصول ہوا کرتے ہیں کہ اگر صرف ایک ہی پرچہ کلیۃً ان کے نذر کر دیا جائے تو اُس میں بھی اُن کی گنجائش نہیں ہوتی وہ تو خاصے بڑے رسالہ ہوتے ہیں یا تو مجبوراً بار بار باقی آئندہ کا اظہار کرنا پڑتا ہے۔ اور ہر مطول ختم نہیں ہوتے اس صورت میں مضمون کا لطف مفقود ہو جاتا ہے یا اُس کو مجبوراً [illegible] دینا پڑتی ہے۔ الغرض اسی قسم کی اور بہت سی باتیں ہیں جنکا اظہار لازمی نہیں۔ لہٰذا التماس ہے کہ وہ تمام نامہ نگار صاحبان جو خبریں بڑی تحقیقات اور سوچ سمجھ سے بصحت لکھیں (۲) مضامین قلیل اللفظ و کثیر المعنی ہوں (۳) دیگر مذاہب کی مخالفت اور مباحثانہ طرز سے قطعی پاک ہوں۔ اگر کوئی ایسا مضمون لکھنا ہو تو ایسے طور پر لکھیں کہ مخالفت کا عنصر معدوم ذہنی ہو۔ ایسی باتیں مضمون میں نہ ہوں کہ اگر کوئی شخص ویسی باتیں غیر مذاہب میں دیکھنا چاہے تو اُس کو ملے (۴) خاص مسیحی تعلیم اور اخلاق اور علمی مضامین ہوں (۵) فلسفہ اور منطق سے مملو ہوں (۶) اور سب سے بڑھکر خداوند یسوع مسیح کا فضل اور خدا کی محبت اور روح القدس کی رفاقت کا رنگ اس پر چڑھا ہو اور اُس کی خوشبو ان میں بسی ہوئی ہو۔

ایک پنجابی عورت میدان جنگ میں } کلکتہ کے اخبار سٹیٹسمین میں بنگادر کے ایک زخمی سپاہی نے جو حال ہی میں میدان جنگ سے واپس آیا ہے۔ ایک پنجابی عورت کی شجاعت کا بڑا دلچسپ قصہ بیان کیا ہے۔ واقعہ اس نہج پر ہے کہ ایک پنجابی سپاہی جو آجکل میدان کارزار میں داد شجاعت دے رہا ہے۔ اُس کی بیوی اپنے خاوند کے فراق میں مردانہ بھیس کر کے بجائی ٹرانسپورٹ کور میں بھرتی ہوگئی۔ اور تمام مشکلات طے کرتی ہوئی اپنے خاوند کے پاس میدان جنگ میں جا پہونچی اور اپنا سارا ماجرا اپنے خاوند سے کہہ سنایا۔ وہ یہ سنکر نہایت ہی خوش ہوا اور سارا واقعہ اپنے افسر سے بیان کر دیا افسر اس عورت کی جان نثاری اور دلیری سے بہت محظوظ ہوا اور اس کو تحفے دیکر واپس گھر بھیجدیا مگر افسوس ہے کہ نامہ نگار نے اُس عورت کا پتہ نشان مطلق نہیں بتایا۔

ریویوز

مضامین کتاب مقدس } من تصنیف مس ایم آر گرنفیلڈ صاحبہ۔ یہ کتاب ہر ایک پادری مسیحی کارکن اور بائبل پڑھنے والے کے لئے بہت مفید ہوگا ہے۔ بزبان رومن اردو مطبوع ہوئی ہے فی جلد موازی ۱۲ مبلغ ایک روپیہ اور ایک روپیہ دو آنہ قیمت ہے۔ بائبل کے ۵۰۰ مضامین متفرق فہرستوں میں معہ حوالجات درج ہیں۔ بڑے بڑے ہندوستانی اور یورپین عالموں نے پسند کر کے اس کتاب کی تعریف کی ہے۔ چنانچہ

ڈاکٹر ایچ ڈی گرسولڈ صاحب فرماتے ہیں کہ میں یقین کرتا ہوں کہ اس کتاب سے بہتوں کو فائدہ اور کلام سے واقفیت ہر ایک پڑھنے والے کو پہونچے گی۔

پادری قینن ہوپ صاحب ڈی ڈی فرماتے ہیں میں اسکو بہت پسند کرتا ہوں۔

ڈاکٹر جے۔ اے میکانی صاحب کہتے ہیں کہ میں اس کو پسند کرتا ہوں اور چوبیس جلدیں اس کی مجھے درکار ہیں"۔

بابو حاکم خاں لکھتے ہیں کہ یہ ایک عجیب طرح کی کتاب ہے۔ کلام اللہ کی کنجی ہے۔

جو صاحبان کتاب مذکورہ بالا خریدنا چاہتے ہیں وہ اپنی اپنی درخواستیں مس گرنفیلڈ صاحبہ کے پاس ذیل کے پتہ پر روانہ کر دیں کتاب بصیغہ وی پی فوراً روانہ کر دیجائیگی۔ آدکسل کالج۔ کرہ مرنی

"تائید غیبی" } منشی سعید شاہ صاحب قدسی ساکنہ لکھنؤ کی تصنیف ہے۔ یہ ایک ناول ہے جس میں لکھنؤ کی عیار مستورات کی چالاکی۔ دہلی کے دوکانداروں کی عیاری اور ہوشیاری۔ دھوکہ بازوں کے ہاتھ کی صفائی۔ برا کرنے کا برا نتیجہ۔ نیک نیتی اور صبر کا پھل۔ یہ سب ناول کے پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں۔ ۸/ قیمت پر کنواری لڑکی کا دفتر لکھنؤ سے مل سکتی ہے۔

سوئی دھاگے کا درخت } میکسیکو میں ایک قسم کا درخت پایا گیا ہے جس میں سوئی اور دھاگا ہر وقت تیار لگتا ہے۔ اس درخت کے ہر پتے کی نوک پر سوئی کا سا کانٹا لگا ہوا ہوتا ہے جس کو احتیاط کیساتھ کھینچ لینے سے ساتھ ہی ایک مضبوط اور نفیس دھاگا بھی نکل آتا ہے جو بہت لمبا اور مضبوط ہوتا ہے وہاں کے لوگ اسے استعمال کر کے بہت فائدہ اٹھاتے ہیں۔

مرات اسلاف

اسیسی کا سینٹ فرانسس

(ترجمہ)

گذشتہ سے پیوستہ

شاید اپنے باپ کی کہی ہوئی کہانیوں کے واسطے یا اپنی شریف ماں کے ذریعہ سے جس کی بابت مذکور ہے کہ وہ شریف زادی تھی۔ فرانسس اپنے بچپن سے بہادری اور قصہ کہانی کو دوست رکھتا تھا۔ سیسی کے بچوں میں وہ کھیلوں اور بہادرانہ کاموں میں ہمیشہ رہبر بنا کرتا تھا۔ اور تمام دن وے شہر کی تنگ گلیوں اور رستوں میں کھیلا کودا کرتے تھے۔

جب وہ بڑا ہوا تب بھی اُس کا وہی حال تھا فرانسس رہبر ہوا کرتا تھا۔ امراء کے لڑکے بھی اُس کی طرف متوجہ ہوگئے ۔۔ رات کے عیش و رنگ یا کوئی ضیافت اُس کے بغیر پوری نہ ہوتی تھی۔ برناڈون اُس کا باپ خوشی سے اُسکو پیسے دیا کرتا تھا کیونکہ اُس کے لئے یہ دیکھنا فخر کا باعث تھا۔ کہ میرا بیٹا امراء کے لڑکوں کا دوست ہے بڑی بڑی اُمیدیں اُس کے دل میں موجزن تھیں۔ اور وہ خیال کرتا تھا کہ وہ اُس کا لڑکا ع[1] آئندہ بہت کچھ بنجائے گا۔

لیکن نمائش اور دل لگی کے شوق کے علاوہ فرانسس کے دل میں ایک مستقل ارادہ بھی تھا۔ جواب تک مخفی تھا۔ اور جس نے اسے آگے بڑھایا۔ یہ ارادہ اُس کے دل میں خود آیا۔ اور کچھ قصہ کے ذریعہ بھی جس میں بہادرانہ کاموں کا ذکر ہوتا تھا جو کمزور اور تکلیف زدوں کی امداد کیلئے سخت لڑائی کے وقت ظاہر ہوتے تھے۔ ان سب کے بارہ میں اُس نے سنا تھا۔ اور ٹروبیڈورون[1] نے جو تمام اٹلی میں بہادری کے فرانسیسی گیت گاتے تھے۔ اُس کا خیال بھڑکا دیا۔

جب اور بڑا ہوا فرانسس اپنے باپ کی طرح سوداگری کرنے لگا۔ تو بھی وہ دنیا دار برناڈون سے بالکل متفرق تھا۔ جب دوکان کا کام ہو جاتا۔ فرانسس اپنے نمائش پسند ساتھیوں کے ہمراہ شہر میں اِدھر اُدھر گاتا اور ہنستا کھیلتا پھرا کرتا تھا۔ وہ خرچ کرنے اور قیمتی ضیافتوں اور اچھے اچھے کپڑوں کے لئے پیسہ اُڑانے میں خوب تیز تھا۔ اور اسباب پر اُس کے والدین اُسے اکثر باتیں سناتے تھے۔ پھر بھی اُس کے ماں باپ اُسے بہت پیار کرتے تھے اور متمول ہونے کے سبب وے ان معاملات میں اُس کی برداشت کر جاتے تھے مگر وہ بہت ضد کرنے کا خیال نہ کرتے تھے۔ جب ایک دفعہ اُس کی بابت فضول خرچی کی بات پڑوس میں اُڑی تو اُس کی ماں نے جواب دیا۔ کہ تم میرے بیٹے کو کیا سمجھتے ہو۔ وہ اب بھی خدا کے ع فضل سے خدا کا بیٹا ہوگا۔"

فرانسس کی عادت میں ملنساری اور رحم دلی تھی۔ وہ کبھی کسیکو نقصان وہ یا شرمناک بات نہ کہتا تھا۔ اور گو کہ وہ اِس قدر نمائش پسند اور ضدی تھا۔ تو بھی وہ کبھی کمینے افعال یا شرمناک بے احتیاطی میں شریک نہ ہوتا تھا۔ اگر گناہ یا بد صلاح کی آزمائشیں پیش کی جاتیں تو وہ اس رائے کو رد کرکے اپنی بیہودہ باتوں میں اپنی پاکیزگی کو قائم رکھتا تھا۔

ان تمام بے وقوفیوں اور دنیا داری میں بھی فرانسس تکلیف زدوں اور غریبوں پر رحمدل تھا کسی غریب فقیر کو سڑک پر دیکھتے ہی اُس کا دل بھر آتا۔ اور ترس کھا کر بعض وقت اپنے پاس کا سب پیسہ اور بعض دفعہ اپنا برساتی کپڑا یا کوٹ بھی دیدیتا تھا۔ ایک دن جب وہ دوکان میں کھڑا تھا جہاں وہ مال بیچتا تھا۔ اور کاروبار میں مشغول تھا۔ ایک غریب آدمی اُس کے پاس آیا اور خدا کے نام پر خیرات مانگی۔ لیکن فرانسس سوداگری کے کام میں لگا ہوا تھا۔ اُس نے اسے خیرات دینے سے انکار کیا۔ تب بہت جلد اُس نے اپنے آپ کو ملامت کی اور اپنا کھوٹا پن دیکھکر اُس نے دل میں کہا۔ اگر یہ شخص تجھ سے بڑے نواب کے نام پر کچھ مانگتا تو ضرور جو کچھ وہ مانگتا تو اُسے دیتا۔ تب تجھے .... کتنا زیادہ چاہیے تھا کہ اگر بادشاہوں کے بادشاہ اور خداوندوں کے خداوند کے واسطے یہ کرتا۔ اِس لئے اُس نے یہ ارادہ کر لیا کہ اگر کوئی خدا کے نام سے کچھ مانگے تو میں پھر کبھی انکار نہ کرونگا

تاہم عیش و عشرت کی محبت اور اُس کے نمائش پسند ساتھیوں کی سنگت نے اُسے ایسا پکڑ رکھا تھا۔ کہ اگر وہ سے بلاتے تھے تو کوئی چیز اُسے روک نہ سکتی تھی۔ وہ اکثر میز پر سے صرف تھوڑا کھانا کھا کر اُٹھ جاتا تھا۔ اور اپنے والدین کو بہت پریشان چھوڑ کر اپنے ساتھیوں کے پیچھے چلا جاتا تھا۔

لیکن اسباب میں بھی ہم اسیسی کے مقدس کا پیش نشان دیکھتے ہیں۔ اُسے اپنی تمام

---

[1] مترجم کے الفاظ۔

[1] گیارھویں اور تیرھویں صدی کے درمیان یہ ایک قسم کے لوگ تھے جو پہلے فرانس میں ظاہر ہوئے یہ لوگ عاشقانہ غزلیں گاکر اپنی اوقات بسری کرتے تھے اور قصہ کہانیاں سنانا بھی ان کا پیشہ تھا۔

طاقت سے محبت کرنا چاہیئے۔ اُسے بغیر روک ٹوک اپنے کرتنا کرنا چاہیئے۔ وہ صرف ایک مغلوب کرنے کا ارادہ اور خیال غیبی رکھ سکتا ہے۔ اور اس ایک مقصد کے واسطے اُس کو اپنی پوری زندگی اور طاقت دینا چاہیئے۔ اور گرکہ اب تک وہ ایک آوارہ گرد جوش کی پیروی کر رہا تھا تو بھی مسیح نے اپنا ہاتھ اُس پر رکھا۔ اُس کی تیز فہمی سادہ لوح دنیا کو روشنی بخشنے کے لئے تھی۔ اُسکی خوشی بیماروں اور غمزدوں کو مسرور کرنے کی خاطر تھی۔ اُس کی با فراط محبت کلیسیا کے مرتے ہوئے سرد بدن کو گرمی پہنچانے کی غرض سے تھی۔ اور اُس کا باجا اور اُس کے گیت خدا اور اُس کی خوبصورت دنیا کی تعریف کرنے کے مقصد کے لئے۔ اور آدمیوں کو بیحد محبت اور خوشی کیطرف اور خودنثاری اور شکر گزاری کی طرف مائل کرنے کے واسطے تھے۔

مُنّا لعل عزیز از اورنگ آباد دکن۔

کیا آدم سے پیشتر بھی دنیا میں انسان تھے

(یہ مضمون کیلاش پربت کے مہرشی کی طرف سے بقلم سوامی سندر سنگھ مسیحی فقیر کے بھیجا گیا ہے)

جب میں دوبارہ کیلاش کے مسیحی راہب کو ملا۔ اسی وقت اُنہوں نے بہت سی مفید اور بھید کی باتیں بتائیں۔ جو آج تک کسی عالم و مفسر نے معلوم نہیں کیں۔ ان میں سے ایک گفتگو بدیہ ناظرین کرتا ہوں۔ یہ صرف اُس بزرگ کے خیالات اور میرے سوالات کے جوابات پیش کر رہا ہوں جو اگر مفید نہیں تو دلچسپی سے تو خالی نہ ہونگے۔ آگے نتیجہ نکالنا آپ کے ہاتھ میں چھوڑتا ہوں۔ اب میں اس گفتگو کو جو مہرشی کے ساتھ ہوئی لکھتا ہوں۔

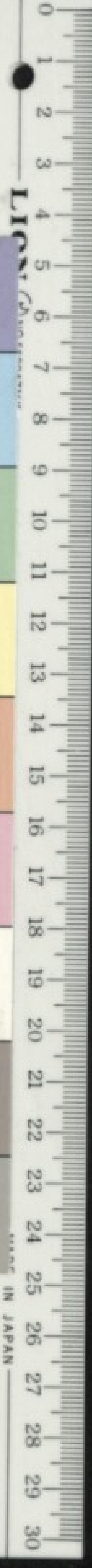
مہرشی۔ جب تم پہلی دفعہ یہاں پر آئے۔ میں نے تمہیں ۸۵ باتیں لکھوائیں اور تاکید کی تھی کہ تم میرا اور ان باتوں کا کسی سے ذکر نہ کرنا۔ کیونکہ اوّل تو لوگ میری بابت سُنکر یقین ہی نہیں کرینگے۔ بلکہ اُلٹا تم کو بیوقوف سمجھینگے۔ دوئم۔ اگر مان بھی لیں تو سب لوگ ان باتوں کی برداشت نہیں کر سکیں گے۔ یوحنا ۱۶: ۱۲ بلکہ بجائے فایدہ کے بعض کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ چنانچہ گو بہتوں کو فایدہ ہوا پر بعض نے ٹھوکر کھائی۔

فقیر۔ آپ کی تاکید کے مطابق کچھ عرصہ تو میں خاموش رہا۔ پر آخر مجھ سا ہلکا آدمی ان ذیلی باتوں کو ضبط کر کے چھپا نہ سکا اور ممکن بھی نہیں کہ جو کچھ میں نے فی الحقیقت دیکھا اور سُنا اُس کا ذکر نہ کروں۔ لوگ میری بابت خواہ کچھ ہی خیال کریں اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ سوا چند ایک کے بہتوں کو فایدہ ہوا۔ اور رہا ٹھوکر کھانے کی نسبت یہ کوئی نئی بات نہیں ہے لوگوں نے خداوند سے بھی جو اُن کو بچانے آیا ٹھوکر کھائی تھی ۱۳: ۵۳-۵۶

مہرشی۔ خیر بچہ جو ہوا سو ہوا۔ اب میں دوبارہ پھر تاکید کرتا ہوں کہ یہ سب باتیں لوگوں کے سامنے بیان نہ کرنا ورنہ گو تم نیک نیتی سے اپنا آرام و نفع وغیرہ چھوڑ کر بے غرضانہ اپنی جوانی کے دنوں میں خداوند کی خدمت کر رہے ہو۔ مگر یاد رکھو بدعتی سمجھے جاؤ گے۔ کیونکہ مقدس پولس نے بھی فردوس میں پہونچکر بہت سی باتیں سنیں لیکن اُن کا ذکر نہیں۔ ۲ کرنتھیوں ۱۲: ۴ البتہ سادہ اور عام فہم باتوں کے لئے جن سے لوگوں کو فایدہ ہو بتانے کی اجازت دیتا ہوں۔

فقیر۔ بہت اچھا اب آیندہ خاموشی اختیار کرونگا۔ اور اگر کوئی خلوص دل سے پیار سے خداوند کی خدمت کرتے ہوئے بھی مجھے بدعتی دائرہ بھلا کہے تو میں اسے سہل سمجھ کر چپکے پلاچوں و چرا کے بخوشی اُٹھاؤنگا۔ لیکن براے مہربانی اگر تکلیف نہ ہو تو آدم سے پیشتر خداوند کی آفرینش کی خاص خاص باتوں پر کچھ روشنی ڈالئے۔ کیا آدم سے پیشتر بھی دنیا میں انسان موجود تھے؟

مہرشی۔ نہیں یہ صرف ملحدوں اور علماء کی ڈھکوسلے ہیں۔ اور بعض مسیحی بھی غلط فہمی سے یہ کہتے رہیں کہ اگر پیشتر کوئی اور انسان موجود نہ تھے تو نود کون تھا۔ اور قاین نے اُس کی سرزمین میں جا کر جورو کہاں سے کی۔ جبکہ آدم کے کوئی اور بیٹا بیٹی ہی نہ تھا۔ ابل بے اولاد مرا۔ اور سیت بعد از اں پیدا ہوا وغیرہ۔ میں بتاؤنگا کہ نود کون تھا اور قاین نے کس سے شادی کی۔ مگر پہلے یہ ثابت کرنا ہے کہ آدم سے پیشتر کوئی ... ... آدمی نہ تھا۔ خدا کے کلام سے صاف ثابت ہے۔ کہ زمین تو تھی مگر آدم نہ تھا کہ زمین کی کھیتی کرے۔ اس لئے خدا نے زمین کی خاک سے آدم کو بنایا۔ پیدایش ۲: ۵-۷۔ اگر کوئی انسان پہلے موجود ہوتا۔ تو زمین کھیتی باڑی کے لئے اُسی کے سپرد کیجاتی۔ اور آدم کو خاک سے پیدا کرنے کی ضرورت نہ ہوتی۔ دوئم جب خدا نے ہر قسم کے جانوروں کو آدم کے پاس پہونچایا کہ اُن کے نام رکھے۔ اُن سب میں اُس کو اپنی مانند کوئی نہ ملا جو اُس کا ساتھی ہوتا۔ پیدایش ۲: ۲۰ علاوہ اس کے اگر پہلے آبادی ہوتی تو جب خدا نے فرمایا کہ اچھا نہیں کہ آدم اکیلا رہے تو اُسے حکم دیا ہوتا۔ کہ نود کی سرزمین میں جہاں بعد از اں قاین نے جورو کی وہاں آبادی ہے۔ اور تو جا کر وہاں سے اپنے لئے اپنی مانند ساتھی یا جورو لے آ۔ یہ صورت کی



موجودگی میں آدم کی پسلی سے ساتھی پیدا کرنے کی ضرورت نہ ہوتی۔ پیدائش ۲: ۱۸ و ۲۲۔ پس آدم سے پیشتر دنیا میں انسان نہیں تھے۔

فقیر۔ اچھا تو فرمائیے کہ نُود کون تھا جس کی سرزمین پر قائن جا بسا اور قائن نے جورو کس کو بنایا؟ پیدائش ۴: ۱۶ و ۱۷۔

مہرشی۔ کلام سے ثابت ہے کہ آدم سے پہلے کوئی آدمی نہ تھا۔ لیکن میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آدم کے بیٹے تو نہیں پر قائن سے پہلے اُس کے بھائی بہن موجود تھے۔ جو باغ عدن میں پیدا ہوئے۔ اور نُود آدم اور حوّا کا پہلوٹا بیٹا تھا۔ اور جس طرح خدا نے حیات اور نیک و بد کی پہچان کے درختوں کا ذکر نہیں کیا کہ وہ کیسے اور کس قسم کے تھے۔ اور اُن کا پھل کیا تھا۔ اسی طرح سے اُس نے آدم کے پہلوٹے نُود اور دیگر بیٹے بیٹیوں کا جو گناہ کرنے اور عدن سے نکلنے سے پیشتر پیدا ہوئے۔ کلام میں ذکر کرنا بہتر نہ سمجھا۔ اور یہی پیدائش ۶: ۲ میں خدا کے بیٹے کہلائے جس طرح کہ ان درختوں کا صرف اتنا ہی ذکر ہے۔ کہ وہ موجود تھے۔ ویسے ہی اُن کا بھی اور کوئی ذکر نہیں سوا اس کے کہ وہ موجود تھے۔ اور واضح ہو کہ خدا کے کلام میں نہ ہابل نہ سیت اور نہ آدم کے سوا کوئی اور خدا کا بیٹا کہلایا دیکھو لوقا ۳: ۳۸ تو نتیجہ صاف ہے کہ یہ خدا کے بیٹے وہی تھے جو آدم کی بیٹیوں سے ملنے سے پیشتر بے گناہ تھے۔ اور یہی جبّار تھے جو اپنی روحانی و جسمانی قوت کے سبب زبردست اور جبّار کہلائے۔ اور یہ قدیم بیٹے باغ عدن ہی سے نامور اشخاص تھے۔ پیدائش ۶: ۴ اور ان میں دوسرے آدمیوں یا بھائیوں کی بہ نسبت زیادہ طاقتور ہونے کا سبب یہ تھا۔ کہ اُن میں موروثی گناہ نہیں تھا۔ کیونکہ آدم کے گناہ کرنے سے پیشتر اُن کی پیدائش ہو چکی تھی۔ اور دوسروں میں موروثی گناہ کے باعث رفتہ رفتہ کمزوری پیدا ہوتی گئی۔ اور اخیرکار موت نمود میں آئی جس طرح زہر آہستہ آہستہ بدن میں کام کرتی ہے۔ اور آخر کار اُس کا نتیجہ موت ہوتا ہے۔ اسی طرح گناہ انسان کے اندر کام کرتا ہے۔ اور جب آدم و حوّا عدن سے نکالے گئے تو اس کے بیٹے بیٹیوں کو جبراً نہیں نکالا گیا۔ بلکہ وہ اپنی خوشی سے اپنے بڑے بھائی نُود کے ساتھ عدن کی پورب طرف جا بسے پیدائش ۴: ۱۶ اس خوف سے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم بھی دھوکہ یا غلطی سے نیک و بد کی پہچان کے پھل کھا کر اپنے والدین کی طرح بے عزتی کے ساتھ نکالے جائیں۔ اُنہوں نے سوچا کہ آزمائش کے درخت سے دور ہی رہنا بہتر ہے۔ اور جب عدن سے نکلنے کے بعد قائن و ہابل پیدا ہوئے۔ اور قائن ہابل کو مار ڈالنے کے بعد اپنے بے گناہ بھائی **نُود** کی سرزمین میں گیا۔ اس وقت تک نُود کا خاندان بہت بڑھ چکا تھا۔ اور چونکہ اُس وقت شریعت نہ تھی۔ یہ تو بعد ازاں موسےٰ کی معرفت دی گئی۔ اس لئے بہن بھائی کا آپس میں نکاح کرنا عیب نہیں سمجھا گیا۔ اور جس حال کہ وہ بے گناہ تھے شریعت کی ضرورت بھی نہ تھی۔ پر جب سب گنہگار ہو گئے۔ اور بڑھ گئے تو عین وقت پر شریعت دی گئی۔ اور قائن نے اپنے بھائی نُود کے خاندان میں سے جورو کی۔ اور اُنہیں کے ساتھ رہا کیا پیدائش ۴: ۱۶، ۱۷۔

فقیر۔ میرے بزرگ بے ادبی معاف کیجئے۔ اگر میں سوال کروں کہ آپ کو یہ کیسے معلوم ہوا۔ کہ **نُود** آدم کا پہلوٹا تھا؟ اور کہ یہ اپنے بھائیوں سمیت خدا کے بیٹے کہلائے۔ اور اگر یہ بوجہ بے گناہی کے خدا کے بیٹے تھے۔ تو انہوں نے گنہگار قائن کو اپنی بہن یا بیٹی کیوں دی۔ جبکہ اُن کو معلوم تھا کہ گنہگار کے ساتھ ملنے سے گناہ کی مزدوری موت ہم کو بھی ملیگی۔

مہرشی۔ دنیاوی طور پر ایسی باتوں کا معلوم کرنا بہت مشکل بلکہ غیر ممکن ہے۔ لیکن روحانی عالم میں سب باتیں روشن ہیں۔ ہر ایک بات کی حقیقت بآسانی معلوم ہو جاتی ہے۔ اور میں بذریعہ روح کے ہر قسم اور زمانہ کے بزرگوں کو ملکر ہر طرح کی باتیں معلوم کر لیتا ہوں۔ کیونکہ ہر ایک سچے مسیحی کے ساتھ علاوہ فرشتوں کے اکثر مقدسوں کی روحیں بھی رہتی ہیں۔ اور اگر بذریعہ قربت الٰہی و دعائیہ زندگی کے ہماری روحانی آنکھیں کھلجائیں تو ہم قدیم بزرگوں کی طرح اُن کو صفائی سے دیکھ سکتے ہیں۔ گو ہم نے اُن کو کبھی پیشتر نہیں دیکھا۔ پر تو بھی فوراً اُن کو دیکھتے ہی پہچان لینگے۔ جیسا کہ پطرس یعقوب اور یوحنا نے موسےٰ و ایلیاہ کو کبھی نہیں دیکھا تھا۔ پر جب پہاڑ پر مسیح کے ساتھ اُن کو باتیں کرتے دیکھا۔ تو بغیر کسی کے بتانے کے فوراً پہچان گئے کہ یہ موسےٰ و ایلیاہ ہے۔ متی ۱۷: ۳ اسی طرح ہمارے عزیز و اقارب اور بزرگ جو مسیح میں انتقال کر چکے ہیں اکثر ہمارے پاس آتے ہیں۔ پر ہم اپنے اندھے پن کے باعث اُنہیں دیکھ نہیں سکتے۔ اور خدا اکثر اوقات بجائے فرشتوں کے اُن شخصوں ہی کو ہماری مدد کے لئے بھیجتا ہے۔ کیونکہ بہ نسبت فرشتوں کے یہ ہماری مدد و ہمدردی زیادہ کر سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ ہماری طرح دنیا میں رہ کر تمام حالتوں کا تجربہ کر چکے ہیں۔ جیسا کہ خداوند نے خود بھی ہماری سی حالت میں ہو کر تجربہ کیا۔ عبرانیوں ۲: ۱۸ اس لئے خدا ہماری مدد و رہنمائی کے لئے ایسے ہی شخصوں کو بھیجتا ہے۔ جو ہمارے پاس بطور رفیق کے حاضر رہتے ہیں۔ زکریاہ ۳: ۷ و ۸ اور ایسے بزرگوں کا رتبہ فرشتوں سے ہرگز کم نہیں ہے۔ مجھے معلوم ہوا کہ **نُود** آدم و حوّا کا پہلوٹا تھا۔ اور عدن میں کئی ایک اور بیٹے اور بیٹیاں

بھی آدم حوا سے پیدا ہوئے جو خدا کے بیٹے کہلائے اور اس کی بابت کہ خدا کے بیٹوں نے گنہگار قائن کو کیوں قبول کیا جبکہ وہ جانتے تھے کہ اُس کے ساتھ ملنے سے اُس کے گناہ کا اثر ہم میں بھی موت پیدا کریگا؟ مقدسین کہتے ہیں کہ جس طرح سے مسیح کے شاگردوں نے اُس کے جی اُٹھنے کا مطلب نہیں سمجھا تھا گو کہ خدا نے اُن کو بار بار بتایا۔ اِس طرح خدا کے بیٹوں نے موت کا مطلب نہیں سمجھا تھا بلکہ انہوں نے کہا کہ خدا نے تو فرمایا تھا کہ جب تو پھل کھائیگا تو مر جائیگا پر ہمارا باپ تو مرا ہی نہیں دوسرے یہ کہ اُس وقت تک اُن کے سامنے کوئی مرا بھی نہ تھا سوا ابیل کے۔ سو وہ بھی طبعی موت سے نہیں مرا بلکہ مارا گیا تھا۔ پس وہ موت کا مطلب ہی نہیں سمجھے کہ وہ کیا شے ہے۔ اور قائن کے قبول کئے جانے کی وجہ یہ تھی جب قائن نے اپنی گناہ آلودہ حالت پر غور کیا تو خوف زدہ ہو کر خدا سے کہا کہ چونکہ میں نے گناہ کیا ہے۔ اس لئے جو کوئی مجھے پائیگا مار ڈالیگا۔ اس سے ایک تو یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ دنیا میں اس سے پہلے اور لوگ بھی موجود تھے۔ اور یہی خدا کے بیٹے تھے۔ ورنہ سوا قائن کے اور تو کسی کا پتہ نہیں ملتا۔ کہ کوئی اور انسان بھی تھا۔ تو پھر قائن ڈرا کس سے کہ مجھے مار ڈالیگا؟ پیدائش ۴: ۱۴ دوئم اگر پہلے لوگ بھی قائن کی طرح گنہگار ہوتے تو یہ اُن سے بالکل ڈرتا۔ کیونکہ تب یہ بات صادق آتی کہ جو تم میں بے گناہ ہے۔ وہی اس کے پتھر مارے یوحنا ۸: ۷۔ جس طرح وہ اپنے گناہ معلوم کر کے زانیہ عورت کو مارنے سے باز رہے اُسی طرح قائن کو حوصلہ ہوتا کہ وہ بھی میرے جیسے گنہگار ہیں اس لئے مارنے سے باز رہینگے۔ لیکن چونکہ قائن جانتا تھا۔ کہ یہ خدا کے بیٹے بے گناہ ہیں۔ لہذا خوف پیدا ہوا کہ مجھ گنہگار کو دیکھ کر ضرور مار ڈالیں گے۔ اس لئے خدا نے قائن پر ایک نشان لگایا کہ جو کوئی اُسے پاوے مار نہ ڈالے پیدائش ۴: ۱۵۔ یہ نشان بے عیب برّہ کے خون کا تھا۔ لود کے خاندان نے اس پاک نشان کو دیکھ کر قائن کو قبول کر لیا تھا جس طرح بنی اسرائیل مصر میں دروازوں پر برّے کا خون چھڑکنے کے سبب بچ گئے۔ خروج ۱۲: ۷ و ۲۳۔ اسی طرح قائن بچ گیا اور لود نے اُسے لڑکی دیکر اپنے خاندان میں شامل کر لیا۔ اور یوں خدا کے بیٹے بھی قائن کے ساتھ ملنے سے گنہگار ہو گئے۔

فقیر۔ اچھا قائن پر تو برّے کے خون کا نشان تھا اس لئے خدا کے بیٹوں نے اسے نہیں مارا۔ لیکن آدم کو بغیر نشان کے کیونکر چھوڑ دیا؟

مہرشی۔ اس کے کئی ایک سبب ہیں۔ اوّل یہ کہ جب خدا ہی نے ہمارے والدین کو چھوڑ دیا تو ہم کون ہیں جو انہیں ماریں۔ دوئم گو یہ گنہگار ہو گئے ہیں پر تاہم ہمارے والدین ہیں۔ اس لئے اُن پر ہاتھ اُٹھانا مناسب نہیں۔ سوئم خاص بات یہ تھی کہ خدا نے برّہ کے خون کا نشان اُن پر بھی لگا دیا تھا جس برّے کا خون اُن کے گناہوں کی قربانی کے لئے بہایا گیا تھا اُس ہی کے چمڑے کے خدا نے اُن کے لئے کرتے بھی بنا کر پہنائے تھے پیدائش ۳: ۲۱ وغیرہ

فقیر۔ اچھا یہ تو فرمائیے کہ باغ عدن میں بیگناہی کی حالت میں آدم و حوا کے بیٹے اور بیٹیاں پیدا ہونے کا کیا ثبوت ہے؟

مہرشی۔ میں نے بتایا تھا کہ اُن کی بابت کلام میں ذکر کرنا خدا نے بہتر نہ سمجھا۔ یہی وجہ آدم کا بھی جب وہ بے گناہی کی حالت میں تھا بہت کم ذکر کیا۔ کیونکہ کلام کا مقصد تو گناہ اور اُس کا علاج بتلانا ہے تاکہ انسان جہاں سے گرا ہے پھر اُس ہی مبارک حالت کو پہونچ جائے پیدائش ۳: ۱۹ یہی سبب ہے کہ خدا کے بیٹوں اور فرشتوں کا ذکر بہت ہی کم کیا گیا ہے۔ اور عدن میں آدم و حوا کے بیٹے بیٹیاں ہونے کے ثبوت میں مقدسین یہ کہتے ہیں۔ کہ خدا نے اُن کو پیدا کرنے کے بعد ہی یہ برکت دی کہ پھلو اور بڑھو اور زمین کو معمور کرو۔ پیدائش ۱: ۲۸۔ یہ نہیں کہا کہ جب تم گنہگار ہو کر عدن سے نکالے جاؤ گے تب تم پھلنا اور بڑھنا اس صورت میں یہ برکت بیوقت اور بے معنی ہوتی۔ اگر ایسا ہی ہوتا تو اس وقت حوا کو پیدا کرنے کی ضرورت نہ ہوتی۔ کیونکہ خدا اور فرشتے آدم کے بہترین ساتھی تھے۔ اس سبب سے آدم نے حوا یا کسی اور ساتھی کے لئے خدا سے مطلقاً درخواست نہیں کی۔ اور نہ ہی کسی طور سے خواہش ظاہر کی تھی اور اگر حوا کے ساتھی بنانے کی غرض اولاد پیدا کرنا یا بڑھنا اور پھلنا نہ تھی تو کیا اُس کے ساتھی بنانے کا صرف یہی مقصد تھا کہ نیک و بد کی پہچان کے درخت سے پھل کھلا کر خدا کی حضوری سے اُسے دھکا دلا کر عدن سے باہر نکلوا دیئے۔ اگر نہیں تو اُس کے پیدا کرنے کا مقصد اور کیا تھا؟ اور عدن سے نکالے جانے کے بعد جب قائن پیدا ہوا تو یہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ پہلوٹھا تھا البتہ حوا یہ بولی کہ میں نے خداوند سے ایک مرد پایا پیدائش ۴: ۱۔ یہ نہیں بولی کہ خداوند نے ایک بیٹا بخشا۔ کیونکہ اُس کا خیال تھا کہ یہ وہی مرد یا نجات دہندہ ہے جو ہمیں پرانے سانپ ابلیس سے چھڑانے آیا ہے پیدائش ۳: ۱۵ اور قائن و عدن میں پیدا شدہ بیٹوں کی پیدائش میں اتنا فرق تو ضرور تھا کہ بے گناہی کی حالت میں حوا نے بلا تکلیف بچے جنے لیکن گناہ کے باعث بعد ازاں بطور نشانی یا یادداشت کے درد زہ بڑھا دیا۔ خدا نے فرمایا کہ تو درد سے لڑکے جنیگی۔ پیدائش ۳: ۱۶

مگر بیشتر وہ ویسا نہ تھا جیسا کہ آدم و حوا بے گناہی کی حالت میں بلا تکلیف و مشقت کے ہر طرح کا پھل کھاتے تھے پیدائش ۲:۳ و ۱۰:۳ لیکن گناہ کرنے کے بعد تکلیف و مشقت کے ساتھ کھانا پڑا پیدائش ۳: ۱۷ و ۱۹ اسی طرح کئی ایک اشارے خدا کے کلام میں خدا کے بیٹوں کی نسبت پائے جاتے ہیں۔ فرزندان خدا را اشارہ کافی است۔

قابل۔ آدم اور حوا کو تو سانپ یا شیطان نے بہکا کر گنہگار بنا دیا لیکن شیطان کو گناہ کرنے کی ترغیب کس نے دی؟ اور آسمان ایسی پاک جگہ میں گناہ کہاں سے آگیا حالانکہ پیشتر گناہ تھا ہی نہیں تو کیونکر پیدا ہو گیا؟

مہرشی۔ شیطان سے پہلے گناہ نہیں تھا لیکن گناہ کا امکان تھا کیونکہ اگر کوئی نیکی نہ کرے تو گناہ دروازے پر موجود ہے۔ پیدائش ۴ شیطان ہی گناہ کا بانی اور باپ ہے۔ یوحنا ۸: ۴۴ اُس نے حوا کو جھوٹھ بولکر آدم سمیت گرا دیا اور خود بھی اپنے غرور و گھمنڈ کے سبب آسمان سے گرایا گیا تھا۔ یسعیاہ ۱۴: ۱۲-۱۴ لوقا ۱۰: ۱۸ اور ۱ تمطاوس ۳: ۶ وغیرہ تم نے جو کہا کہ گناہ کہاں سے آیا۔ یا پیدا ہوا۔ یہ کہنا درست نہیں کیونکہ پیدا ہونا یا آنا کسی وجود یا شے پر دلالت کرتا ہے۔ لیکن گناہ کا کوئی وجود نہیں یہ صرف ایک حالت ہے جو انسان میں مہلک اثر پیدا کر کے موت کو جنتی ہے۔ مثلاً تاریکی کوئی وجود نہیں رکھتی۔ یہ صرف ایک حالت ہے۔ گویا روشنی کا نہ ہونا ہے تاریکی ہے۔ اسی طرح گناہ کا کوئی وجود نہیں پر نیکی کا نہ ہونا ہی بدی ہے۔ بس جب گناہ کا کوئی وجود نہیں۔ بلکہ ایک شے کا نہ ہونا ہے۔ تو اُس کے آنے اور پیدا ہونے کے کیا معنے۔ اور اگر کہو کہ یہ حالت کس طرح سے ہو گئی

اُس کا جواب یہ ہے کہ چونکہ گناہ نہ تھا اس لئے ہوا اگر گناہ ہوتا تو نہ ہوتا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر حوا کو یہ معلوم ہوتا کہ جھوٹھ یا فریب کوئی چیز ہے جسکا نتیجہ بہت بُرا ہوگا۔ تو وہ کبھی سانپ کے کہنے پر پھل نہ کھاتی۔ البتہ کھانے کے بعد تجربہ سے اُنہیں نیک و بد کی پہچان یا علم ہوا۔ بعد مقرب فرشتوں سے بھی اگر شیطان کو یہ معلوم ہوتا کہ اس غرور یا نافرمانی کا نتیجہ بہت بُرا ہوگا تو ہرگز نہ کرتا۔ پر پہلے کبھی کسی کیساتھ ایسا ہوا ہی نہ تھا کہ جس سے اُسے عبرت ہوتی پس چونکہ گناہ نہیں تھا اس لئے۔ اگر اس وقت نہ ہوتا تو آیندہ کسی وقت ہو رہتا۔ اور یہ ہوا اس لئے کہ خدا نے فرشتوں اور آدم کو خود مختار بنایا۔ اور اگرچہ یہ بدی ہوئی پر خدا نے بدی سے بھی نیکی پیدا کر دی۔ یا یوں کہیں کہ اپنی قدرت و محبت اور حسن انتظام سے اُسے نیکی میں بدل دیا۔ اب بنی آدم میں سے جو بسبب بدی کے دکھ پاکر۔ اور خداوند مسیح کے وسیلے نجات پاکر آسمان میں پہونچیں گے وہ بہ نسبت فرشتوں کے جو شروع سے آرام میں ہیں سکھ کی زیادہ قدر کرینگے۔ اور شکر گزاری کرتے ہوئے ابد الآباد خدا کی حمد و ستائش کرتے رہینگے اور جس طرح پہاڑوں پر ایک طرح کی بوٹی ہے جس کے پتوں سے ہاتھ لگتے ہی جلن پیدا ہو جاتی ہے۔ اُس کے ساتھ ہی ایک دوسری قسم کی بوٹی بھی موجود ہے جسکے پتوں کا رس لگانے سے جلن رفع دفع ہو جاتی ہے اسی طرح گناہ ہوتے ہی خدا نے فوراً اسکا علاج بھی موجود کر دیا یعنے خداوند مسیح کا خون جو دل پر لگتے ہی گناہ و دل کی بے چینی کی جلن کو دور کر دیتا ہے۔

باقی دارد

برنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے اعلیٰ پیمانہ پر جاری ہے۔ اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پرفضا اور صحت افزا مقام پر واقعہ ہے۔ اس کے متعلق وسیع اور ہوادار بورڈنگ ہاؤس۔ خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع حوض۔ عبادت کے لئے گرجاگھر اور جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ مزید براں سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیمیافتہ ہیں سکول ہذا میں چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے۔ لہذا اطلاع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔ المشتہر

پرنسپل برنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

باغدل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

ایڈیٹر مسٹر محمد اسمٰعیل خاں صاحب

یہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور اردو فارسی میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے۔ اس میں خوبصورت تصویریں ہیں۔ چندہ سالانہ ۸ر اگر ۲ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو فی کاپی ۶ر چارج کیا جاتا ہے یہ خاص کر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہو قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی نمونہ ۲ر کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔ درخواستیں بنام

ای۔ ایم وہیری ڈی ڈی آنریری سکرٹری سی۔ ایل لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں۔

پلیگ سے کیوں ڈرتے ہو۔

سوائے اور سب بیماریوں کے اس کے ذریعہ کا سبب ہے کہ آج تک لاکھوں انسان اس موذی عارضہ کے پنجۂ ظلم سے ہلاک ہو چکے ہیں گاؤں کے گاؤں اجاڑ گئے شہر کے شہر تباہ ہو گئے پلیگ کے نام سے ہی دہشت معلوم ہوتی ہے پلیگ میں مبتلا ہو جانے کے بعد پھر کوئی علاج نہیں ہو سکتا لیکن بہ نظر حفظ ماتقدم ڈاکٹر ایس کے برمن کی پلیگ رد کنے والی گولیاں منگا کر ضرور رکھیں ان گولیوں کے استعمال سے جسم کے خون میں کچھ ایسا اثر ہوتا ہے کہ جس سے پلیگ کے کیڑے نہ ٹھہر سکتے اور نہ انکا زہر اثر کر سکتا ہے۔ وقت پر ان گولیوں کے استعمال سے ہزاروں انسان پلیگ سے محفوظ رہتے ہیں۔ آپ بھی غافل نہ رہیں ایک گولی روزانہ سادہ ٹھنڈے پانی سے نگل جائیں بچوں کو نصف یا چوتھائی قیمت ۳۰ گولیوں کی ڈبیہ ۱ر ۹۰ گولیوں کی ڈبیہ ۲ر محصول ایک سے ۷ ڈبیہ تک ۵ر المشتہر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ **کلکتہ**۔

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودھیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء عیسوی

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

دفتی کارخانجات یہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کیلئے عرصہ دراز سے جاری ہو رہا ہے بورڈنگ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۳ء سے عرصہ تعلیم پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی کر دی ہیں جس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام نہایت تسلی بخش ہو گیا ہو خرچ خوراک معہ فیس طالب علم عہ ہوا گر ایک خاندان سے ۲ ہوں للعہ ۳ ہوں للعہ دھوبی اور کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی میز الماری وغیرہ نہایت ارزاں قیمت پر فروخت ہوتا ہے علاوہ ازیں جن کی کتابوں کی جلدیں اور بورڈ گرام وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں قیمت جن رکھا للعہ سے ماعہ تک مروڈ کول لعہ سے عہ مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں

دستور العمل نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک عہ ۱۱ر
ہندوستان و پنجاب سے معہ ـہ ۸ر
غیر ممالک سے ـہ ۵ر

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار مشتہر	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ تمام
کالم کا آٹھواں	ہے	صہ	ـلـہ
چوتھائی کالم	صہ	ـلـہ	للعہ
نصف کالم	ـلـہ	للعہ	ﮧعہ
پورا کالم	للعہ	ﮧعہ	للعہ
پورا صفحہ	معہ	ﮧ	ما

ہر ایک دفعہ کیلئے فی سطر دو آنہ لیا جاویگا کم سے کم کسی اشتہار کیلئے ۸ر لیا جاویگا۔

نوٹ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں

اطلاع ضروری نامہ نگاروں کو چاہیے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر لکھا کریں (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جا سکتے (۳) خط و کتابت کیلئے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا (۴) جو نامہ نگار مہینہ میں کم از کم ایک مضمون نہ بھیجے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جائیگا۔ (۵) بعض نامہ نگار خطوط نظم و نثر بھیجتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے چاہیے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذوں پر ہوں مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ترکونے پر اکثر صاحبان پر حاشیہ چھوڑ دیتے بہت سا مضمون لکھ دیتے ہیں جس کے پڑھنے سے بڑی دقت ہوتی ہے مضمون صفحہ ورا رہنا ضروری ہے۔ ایڈیٹر

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو زبان انگریزی اور رومن اردو الہ آباد سے شائع ہوتا ہے اس میں کامیابی اور عملی خبریں مسیحی ایڈیٹروں کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں چندہ سالانہ حسب تنخواہ ۱۲ر سے لیکر ۲ روپیہ تک نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتح پور سیکری یوپی سے طلب کر سکتے ہیں۔

پادری ای۔ ایم وہیری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نورافشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام روئیل باورڈ چھپا